رہنمائی حاصل کریں، اور جو امریکہ سمیت دنیا کے تمام ممالک سے باوقار دوستی کا تعلق تو ضرور قائم کرنا اور رکھنا چاہتی ہے مگر اپنی آزادی، حاکمیت، عزت اور ملکی اور ملّی مفادات کے تحفظ کا عزم رکھتی ہے اور ان کے دفاع پر کوئی سمجھوتہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم آزاد اور متوازن خارجہ پالیسی اور معاشی پالیسی کو ہر قیمت پر استوار کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور یہی اس قوم کی آرزو اور عزم ہے۔

جہاں تک جمالی شجاعت حکومت کا تعلق ہے، ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہم اسے گرانا نہیں چاہتے۔ یہ بھلی بری حکومت بہرحال جمہوری ہے۔ ہم تو ان منتخب نمایندوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ اپنے اندر جرأت پیدا کریں اور خود کو مشرف کا غلام بے دام بننے سے بچائیں۔ اسی میں ان کی، حکومت کی اور ملک و قوم کی بہتری ہے۔ لیکن یوں لگتا ہے جیسے مشرف کے بغیر شجاعت صاحب اور جمالی صاحب اپنے آپ کو غیر محفوظ اور سرپرستی سے محروم سمجھتے ہیں، اور مشرف صاحب کو بھی افواج پاکستان پر اپنا زائد المیعاد تسلط قائم رکھنے کے لیے سیاست دانوں کی پشت پناہی کی ضرورت ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی اُبھرتی ہوئی طاقت

متحدہ مجلس عمل ملت اسلامیہ پاکستان کے لیے اللہ کا انعام ہے۔ یہ اُمت کے عالم گیر اتحاد کا نقطۂ آغاز ہے اور اس پہلے قدم کی برکتیں اور رحمتیں ہر صاحب ایمان کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، اور ان شاء اللہ آنے والے دنوں میں اس کی فیوض و برکات کا سلسلہ آگے بڑھے گا۔

مجلس عمل کی بنیاد اخلاص، ایثار، قربانی اور اللہ اور اس کے دین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کے ساتھ غیر مشروط وفاداری پر رکھی گئی ہے۔ اس بابرکت اتحاد کے قیام اور برقرار رہنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے تمام ارکان نے اپنے مقاصد کو آگے اور خود کو پیچھے رکھا ہے۔ مشترکات پر جمع ہوئے ہیں اور اختلافی نکات پر سکوت اور باہمی احترام کا راستہ اختیار کیا ہے۔ ایک دوسرے کے بارے میں اچھی بات کہی ہے یا پھر خاموش رہنے کو بہتر جانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قوم نے بھی اس پر بھرپور اعتماد کا مظاہرہ کیا، اسے اپنی محبتوں سے نوازا

ہے اور اسے پورا مان دیا ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت ملین مارچ کی وہ پوری سیریز ہے جس میں بلامبالغہ لاکھوں افراد شریک رہے ہیں۔ اس حدیث رسول کے مطابق کہ:

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہٖ وان لم یستطع فبقلبہٖ وذلک اضعف الایمان (او کما قالؐ)

تم میں جو کوئی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اس کی قوت بھی نہ رکھتا ہو تو زبان سے اسے بُرا کہے' اور اس کی قوت بھی نہ رکھتا ہو تو کم از کم اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

الحمدللہ! مجلس عمل نے پوری قوم کو اس کمزور درجے سے نکال کر علی الاعلان برائی کو للکارنے کا حوصلہ اور پلیٹ فارم فراہم کر دیا ہے۔ اس ملک کے وہ کروڑوں لوگ جو موجودہ صورت حال پر دل میں کڑھتے تھے' آج مجلسِ عمل کے ہم آواز ہیں اور دشمن کو چیلنج کر رہے ہیں۔ ہم نے لاکھوں افراد کو متحرک کر دیا ہے اور اخلاقی تائید کی زبردست کمک عراق کو فراہم کی ہے اور آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے امریکہ کے استعماری عزائم اور کارروائیوں کے خلاف بڑی تحریک منظم کر رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ لوگ امریکہ کے عالمی استعمار کے خلاف اُٹھ رہے ہیں اور امریکی و یہودی مصنوعات تک استعمال کرنے کو تیار نہیں۔ نوجوانوں کے گروپ کے ایف سی اور میکڈونلڈ کے باہر کھڑے ہو کر وہاں آنے والے لوگوں کو آگاہی فراہم کر رہے ہیں اور اطلاعات یُہ ہیں کہ صارفین کی ایک بڑی تعداد ان کی مدلل گفتگو اور پمفلٹس سے متاثر ہو کر واپس لوٹ جاتی ہے۔ جگہ جگہ عمومی بیداری کی ایک لہر ہے جس کی قیادت ایم ایم اے کے پاس ہے اور تمام آزادی پسند اور باضمیر افراد اس تحریک کی طرف بڑھ رہے ہیں' جب کہ امریکہ کی ہاں میں ہاں ملانے والے دُور دُور تک موجود نہیں۔ یہ کسی کا کمال نہیں محض اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے ممکن ہوا ہے۔

پرویز مشرف کے نعرے ''سب سے پہلے پاکستان'' کو جو ایک طرف دراصل ''سب سے پہلے میں'' اور دوسری طرف پاکستان کے رشتے کو اُمتِ مسلمہ سے کاٹنے کی ایک عیارانہ چال ہے' عوام مسترد کر چکے ہیں۔ مسلمان کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کا عقیدہ اور ایمان ہے۔

مفکر پاکستان کے بقول:

پھر سیاست چھوڑ داخل حصار دیں میں ہو
ملک و ملت ہے فقط حفظ حرم کا اک ثمر

اور

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

اور ان کا یہ اعلان ہے کہ

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے

یہ عقیدہ پاکستان کے ہر مرد اور عورت، جوان، بچے اور بوڑھے کے رگ و ریشے میں سمایا ہوا ہے۔ اور اگر ''سب سے پہلے پاکستان'' کا کوئی مفہوم ہوسکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنایا جائے اور پاکستان اُمت مسلمہ کی تقویت کا باعث ہو اور مسلم اُمہ پاکستان کی۔ ہمارا تو اصل ہدف ہی ''اُمت احمد مرسل'' کو ایک حقیقت میں تبدیل کرنا ہے اور دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کا یہی کام ہے۔ متحدہ مجلس عمل اس تحریک کی قوتِ محرکہ ہے۔ اس تحریک کے تمام کارکنان کو وقتی اور عارضی مفادات سے صرفِ نظر کر کے دُور رس نتائج کے حامل مشترک اعلیٰ مقاصد پر نظر رکھنی چاہیے جو اُمت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کر کے انسانیت کو عدل و انصاف فراہم کرتا ہے۔

صوبہ سرحد میں ہماری قوت صدیوں کے جمود کو توڑ رہی ہے۔ لوگوں کے لیے اس کی حیثیت ایک خوش گوار اور تازہ ہوا کے جھونکے کی سی ہے۔ عوام کو محلات میں لے جانا تو شاید جلد ممکن نہ ہوسکے مگر وہ دیکھ رہے ہیں کہ نئے حکمران محلات میں رہنے کے بجائے، اپنے شب و روز عوام کے درمیان گزار رہے ہیں۔ جبر کے نظام کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے۔ نئی قانون سازی ہو رہی ہے۔ حکومت سرحد کی مقرر کردہ شریعت کونسل کی وقیع تجاویز آچکی ہیں جنھیں جلد اسمبلی سے منظور کرا کے ان شاء اللہ بتدریج نافذ کر دیا جائے گا۔ صوبائی سطح پر اسلامی حکومت کے پہلے

کام اقامت صلوٰۃ پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ تمام دفاتر اور سرکاری مقامات پر اس کا باقاعدہ اہتمام کیا جارہا ہے۔ غیرسودی بنک کاری' چھوٹے قرضوں کی فراہمی' خواتین کے حقوق' صحت و تعلیم کے محکموں کی اصلاح پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور صوبے کی منتخب دیانت دار ٹیم اپنے اُجلے دامن کے ساتھ دن رات عوامی خدمت کے پروگرام ترتیب دیتی اور ان کے مطابق عمل درآمد کرتی نظر آتی ہے۔ الحمدللہ! تبدیلی کی یہ لہر جس میں صوبہ سرحد سبقت لے گیا ہے' اٹک کا پُل پار کر چکی ہے اور باب الاسلام سندھ نے بھی اس کے لیے اپنا سینہ کھول دیا ہے۔ آنے والے دن ان شاءاللہ ایک بڑے انقلاب کی نوید سناتے دکھائی دیتے ہیں۔

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام دینی جماعتوں کے کارکنان اپنے دل ایک دوسرے کے لیے کھول دیں' باہمی رنجشیں اور چھوٹے چھوٹے اختلاف بھلا دیں اور سب مل کر مجلس عمل کو ایک سیسہ پلائی ہوئی قوت بنا دیں۔ پھر دیگر دینی طبقات اور ہر باضمیر اور باشعور انسان تک پہنچیں' انھیں قریب لائیں۔ اس وقت بیشتر دیگر سیاسی جماعتوں کے کارکنان اپنی قیادتوں سے مایوس ہیں۔ انھیں ذاتی مفادات کا اسیر پاتے ہیں۔ ایسے میں ان کارکنان کو محبت سے اپنی جانب متوجہ کریں اور اپنے اصولی موقف پر قائل کر کے اپنے ساتھ ملا لیں۔ یقین کیجیے' یہ مواقع قوموں کو صدیوں میں کبھی کبھی ملا کرتے ہیں کہ جب وہ برسوں کا سفر لمحوں میں طے کر سکتے ہیں۔ ایسے وقت میں ساری توانائیاں' سارے وسائل' ساری صلاحیتیں لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں لگا دیں۔ معاشرے کے بااثر طبقات تک پہنچیں' انھیں اپنی صفوں کا حصہ بنالیں۔ اپنے سینے کشادہ کرلیں اور چھوٹے چھوٹے دائروں سے باہر نکل آئیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ موقع اس صبح کو ہمارے بالکل قریب کر دے گا جس کی دُھن میں ہم نے اپنا سب کچھ لگا اور کھپا دیا ہے۔ آپ ایک قدم بڑھائیں' اللہ اور پوری قوم دس قدم آگے بڑھنے کو تیار ہے۔ آیئے' اس انمول لمحے کو گرفت میں لے کر آنے والے کل کو تابندہ سویروں میں بدل ڈالیں!